بچوں کے ساتھ کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم خواجہ حیات نے کی۔ پروگرام میں تلاوت کا ترجمہ نہیں رکھا گیا تھا۔ اس پر حضور انور نے منتظمین کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تلاوت کا ترجمہ ضروری ہوتا ہے۔ اگر یہ بچے جاپانی زبان جانتے ہیں تو پھر جاپانی میں ترجمہ کر دیتے۔ ان کو عربی زبان تو نہیں آتی کہ یہ ان آیات کا ترجمہ سمجھ لیتے اس لئے ترجمہ ضروری ہوتا ہے۔

❁ اس کے بعد عزیزم نوید احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔ حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اُس برائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (مسلم کتاب العلم باب من سنّ حسنۃ اَوْ سیّئۃ)

❁ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے

میں سے چند منتخب اشعار عزیزم یاسر جنود نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

❁ اس کے بعد عزیزم مرزا معظّم بیگ نے "**جاپان کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام**" پیش کیا۔

1904ء میں جاپان اور روس کے مابین ایک مشہور جنگ شروع ہوئی۔ اس جنگ کو The Russo-Japanese War کہا جاتا ہے۔ یہ لڑائی ابھی شروع ہی ہوئی تھی اور روس کے خلاف جاپان نے کوئی میدان نہیں مارا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا: "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"۔ "مشرقی طاقت" کے الہامی الفاظ کے عین مطابق اس جنگ کے نتیجہ میں دنیا کے انتہائی مشرق میں واقع ارض مشرق کہلانے والا ملک جاپان دنیا کے نقشہ پر ایک زبردست طاقت بن کر ابھرا۔ اس کے مقابل نہ صرف یہ کہ روس گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوا اور اندرونی شکست و ریخت کا شکار ہو گیا بلکہ جاپان نے کوریا پر قبضہ جما لیا اور اس طرح "کوریا کی نازک حالت" والے الہامی الفاظ بھی بعینہٖ پورے ہوئے۔ 5 ستمبر 1905ء تک جاری رہنے والی اس جنگ کے اثرات روس کے لئے اس قدر گہرے ثابت ہوئے کہ پہلے 1905ء کا انقلاب روس برپا ہوا اور بالآخر 1917ء میں زارِ روس کی حالت زار کا نظارہ بھی دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ روس میں پھوٹنے والے ان دونوں انقلابات کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی کہ:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

یہ جنگ ایسی ہولناک اور خونخوار تھی کہ ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کی طرف سے برپا مخالفت کو اس جنگ سے تشبیہ دی۔ آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جنگ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کا
دل گھٹا جاتا ہے یا ربّ سخت ہے یہ کارزار
اے خدا شیطاں پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار
جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 149)

تقریر کے بہت سے الفاظ اور جملوں کی ادائیگی صحیح نہیں تھی۔ اس پر حضور انور نے انتظامیہ کو توجہ دلائی کہ صحیح طرح تیاری کروانی تھی۔ یہ انچارج کلاس کی ذمہ داری تھی کہ وہ صحیح طرح تیاری کرواتے۔

اس کے بعد "**جاپان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات**" عزیزم مرتاض احمد رضی نے پیش کئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر چہارم۔ صفحہ 351۔ بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 21 صفحہ 2 مورخہ 24 اگست 1905ء)

پھر آپ نے فرمایا: "جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جاوے"

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 373)

مولویوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں گے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 480-481)

ایک موقع پر آپ نے جاپانیوں کے لئے اسلام کے بارہ میں مضمون لکھنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اس مضمون کے پڑھنے کے لئے اگر مولوی عبدالکریم صاحب جائیں تو خوب ہے۔ ان کی آواز بڑی بارُعب اور زبردست ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 235-234)

پھر آپ نے فرمایا:۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس لیے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 371 بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 26 صفحہ 4 مورخہ 29 ستمبر 1905ء)

مزید فرمایا:

"اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کرے گا۔"

ایک موقع پر جاپان کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ:

"اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے۔ خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 297 تا 299۔ بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 13 صفحہ 2 مورخہ 29 جون 1905ء)

❁ بعد ازاں عزیزم مصور احمد نے "**جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کا کردار**" پر ایک تحریر پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد 1951ء میں امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جاپان کے مستقبل کا فیصلہ کیا گیا اس موقع پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اپنے ملک پاکستان کی طرف سے جاپان کے ذمہ تاوان کی رقم بھی معاف کر دی اور ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ آپ کے اس خطاب کا ذکر کرتے ہوئے ٹوکیو میں پاکستان کے سابق سفیر لکھتے ہیں:

"ظفر اللہ خان نے جو پاکستان کی قیادت کر رہے تھے، پُرجوش الفاظ میں جاپان کے لئے تقریر کی جس میں انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کی مثالیں دیتے ہوئے ایک فاتح کے مفتوح سے ہمدردانہ سلوک کی لاثانی مثال بتایا فصاحت کے اس نمونہ سے چند الفاظ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ چونکہ اب یہ تقریر تقریباً نایاب ہو گئی ہے۔ ظفر اللہ خان نے کہا: "سوائے اس ایک تابندہ اور شاندار مثال کے جس نے عرصہ دراز تک مسلمانوں میں روایت قائم کر دی تھی تاریخ شاید ہی ایسی کوئی گواہی پیش کرتی ہے جس میں فاتح نے مفتوح سے بڑی فیاضی کے جذبے کے تحت ایسا شاندار سلوک کیا ہو (جس کی) نہایت نمایاں مثال فتح مکّہ تھی۔ جسے ہوئے اب تیرہ سو سال ہو گئے ہیں مگر اس کی چمک دمک آج تک ماند نہیں پڑی۔ صلح مکّہ نے بیس سال کے خون کے پیاسے دشمنوں کو ایک دوسرے کا دوست اور برادری بنا دیا۔ (اس کے برعکس) ہمیں جو صلح دی جاتی ہے اس سے خرابیوں اور تباہیوں کا ایک سلسلہ پیدا ہوتا ہے۔ جن کے اس قسم کی صلح سے بیج بوئے جاتے ہیں۔"

(سفیر اور سفارتکاری۔ ایک دَور کی کہانی از ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی۔ پیرامَاؤنٹ پبلشنگ کراچی)

❁ اس کے بعد عزیزم صبور احمد نے "**تیسری عالمگیر جنگ کے خطرات اور جاپانی قوم کی ذمہ داریاں**" کے عنوان پر درج ذیل مضمون پیش کیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مئی 2006ء میں اپنے دورہ جاپان کے دوران ہلٹن ہوٹل ٹوکیو میں منعقدہ ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"جاپانی قوم دوسری جنگ عظیم کے اثرات کو اچھی طرح محسوس کر چکی ہے۔ اس لئے تیسری جنگ عظیم کے خطرات کو زیادہ مناسب انداز میں سمجھ سکتی ہے۔ میں جاپانی قوم سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ آگے آئیں اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم کے خطرات سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں"

(استقبالیہ سے خطاب۔ مورخہ 9 مئی 2006ء بمقام ہلٹن ہوٹل ٹوکیو)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک پُرہجوم استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے جاپانی قوم اور لیڈروں کو نصیحت فرمائی کہ:

"جاپانی قوم اور جاپانی لیڈرز ان لوگوں میں سے ہیں جو باقی قوموں کی نسبت دنیا میں امن کی ضرورت کو احسن رنگ میں سمجھ سکتے ہیں۔ آپ لوگ ایٹم بم کے تباہ کن اثرات اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی خون ریزی کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ آپ لوگ جدید دَور کی جنگ کاری کے خوفناک نتائج کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔"

(جاپانی سیاستدانوں اور دانشوروں سے خطاب۔ مورخہ 9 نومبر 2013ء بمقام ناگویا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاپانی سیاستدانوں اور دانشوروں کو نصیحت کرتے ہوئے

فرمایا کہ:

''آپ ایسی قوم ہیں جو دوسری جنگ عظیم سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں اب تیسری جنگ عظیم کو روکنے کے لئے قدم اٹھائیں۔خدا آپ کی مدد کرے۔ہم احمدی یہ دعا کرتے ہیں کہ خداتعالیٰ اس خوبصورت دنیا کو ہلاکت سے بچالے۔لوگوں کو عقل دے اور لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔آمین''

(استقبالیہ سے خطاب۔مؤرخہ 9 مئی 2006ء بمقام ہلٹن ہوٹل ٹوکیو)

بعد ازاں عزیزم حارث ریو احمد نے **''جنگ عظیم دوم کے بعد ایک کانفرنس کے لئے بھجوائی گئی حضرت مصلح موعودؓ کی دعا''** پڑھ کر سنائی۔

جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد جاپانی معاشرہ میں جو تبدیلیاں رونما ہوئیں اس کے نتیجہ میں بین الاقوامی تعلقات اور دیگر مذاہب و معاشروں کو سمجھنے کی شعوری کوششیں شروع ہوئیں۔1950ء کی دہائی سے جاپان کے مختلف شہروں میں مذہبی ہم آہنگی کے بارہ میں بین الاقوامی مکالمہ کا آغاز ہوا۔اس طرح کی ایک ابتدائی کاوش کے موقع پر ہی جاپان میں منعقد ہونے والی مذہبی کانفرنسوں اور حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ کے مابین تعلق کی ابتداء ہوئی۔ 1952ء میں ایسی ہی ایک کانفرنس کے میزبان نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں اس کانفرنس کے لئے پیغام بھجوانے کے لئے عرض کی۔حضور نے اس موقع پر یہ دعائیہ پیغام ارشاد فرمایا:

''اے خدا ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔ایسا رستہ جس پر مختلف اقوام کے چنیدہ لوگ جنہوں نے تیری رضامندی کو حاصل کرلیا تھا چلے تھے۔ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں۔ہماری نیتیں درست ہوں۔ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں۔ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں۔سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کردیں۔ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو ہمارے حصہ میں آئے اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کرنے والے بن جائیں۔جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا اور تو ہمیں ایسے کاموں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے اور تو ہمیں اس بات سے بچا کہ ہم جوش عمل سے اندھے ہو کر ان فرائض کو بھول جائیں جو تیری طرف سے عائد ہوتے ہیں اور ان طریقوں سے بے راہ ہو جائیں جو تیری طرف لے جاتے ہیں''۔(روزنامہ الفضل 9 جولائی 1952ء)

اس کے بعد آخر پر عزیزم نجیب اللہ ایاز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاپان تشریف آوری کے موقع پر لکھا گیا ترانہ پیش کیا۔

مرحبا اے شہ قادیاں مرحبا
ارض جاپان ہے شادماں مرحبا

چار بجکر 45 منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔